Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

11- دسمبر 1996ء | بدھ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 283 | بدھ 29 رجب 1417ھ 11 فتح 1375ہش 11 دسمبر 1996ء

ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہوتا

یاد رکھو۔ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجالس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض امور ایسے بھی ہیں کہ وہ انسان کے جسم یا روح کے واسطے مضر ہوتے ہیں خواہ انسان سمجھے یا نہ سمجھے۔ بعض امور ایسے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ ان کے واسطے نہ بھی حکم دیتا تو بھی وہ مضر ہی تھے طب جسمانی میں بھی بعض گناہ رکھے گئے ہیں۔ قواعد طب کا علم نہ ہونا عذر نہیں ہو سکتا اس شخص کے واسطے جو خلاف ورزی قواعد طب کرتا ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ ہو تو ڈاکٹروں اور اطباء سے پوچھ لو۔ یاد رکھنے کے لائق نکتہ یہی ہے کہ گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جن کے کرنے سے سچی پاکیزگی اور تقویٰ طہارت سے انسان دور جا پڑے۔ خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کا وصال ہی سچی راحت اور حقیقی آرام ہے۔ پس خدا سے دوری اور الگ ہونا بھی گناہ اور باعث دکھ اور رنج و مصیبت ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنی تقدیس کی وجہ سے پسند نہیں کرتا وہی گناہ ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص622)

ہر وہ نیکی جو تقویٰ کے ساتھ کی جائے اس کے ساتھ تکبر نہیں ہوتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو قربانیاں پیش کرتے ہو' اللہ کو نہ تو ان کا خون پہنچتا ہے اور نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے۔ یعنی جہاں تک مادی حصے کا تعلق ہے خدا تعالیٰ تک کچھ بھی منتقل نہیں ہوتا۔ ہاں خدا کو تم سے تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اگر انسان خدا کے حضور تھوڑا پیش کر سکتا ہے اور وہ تقویٰ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو اس کی بہت قدر ہے تقویٰ روپوں میں نہیں گنا جاتا۔ تقویٰ کے ماپنے کے پیمانے بالکل مختلف ہیں۔ اس سے یہ راز بھی ہمیں معلوم ہوا کہ جب ہم مالی قربانی خدا کے حضور پیش کرتے ہیں اس کا خدا تعالیٰ کے پیمانہ پر پورا اترنا ضروری ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہمیں ایک کروڑ روپیہ دینے کی توفیق ہے اور ہم ایک لاکھ پیش کرتے ہیں تو دنیا کے پیمانہ کے لحاظ سے تو بہت بڑی رقم پیش کی گئی لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کے پیمانہ کا تعلق ہے یعنی جتنا تقویٰ اس کو پہنچنا چاہئے تھا اس کا سواں حصہ خدا کو پہنچا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تقویٰ کے پیمانے اس رنگ میں دیکھے جاتے ہیں یعنی حسب توفیق ہے اور حسب نیت ہے اور پھر صرف اسی طرح نہیں دیکھے جاتے بلکہ اور بھی بہت سے پہلو ہیں جن پر بندے کی نظر پہنچ ہی نہیں سکتی۔ اس قربانی کو پیش کرنے میں کس قدر محبت تھی' اسے پیش کرنے میں جذبات کی کیا کیا قربانیاں شامل تھیں' پیار اور تقدس کے کیا کیا پہلو اس میں شامل تھے' عجز کے کتنے پہلو اس میں شامل تھے' قربانی کے بعد کا طرز عمل کیا تھا۔

یہ ساری باتیں تقویٰ کے مختلف پہلو ہیں جو ہر نیکی پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں' ہر نیکی کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ اگر کسی ایک پہلو میں کمزوری ہو جائے تو اس پہلو سے دشمن داخل ہو جاتا ہے اور سب گھر کا مال لوٹ کے لے جاتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ خدا کی خاطر قربانی کرتے ہیں اور بعد میں اگر نظام جماعت کسی معاملہ میں ان کے خلاف کوئی قدم اٹھائے تو پھر وہ گنانا شروع کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو خدا کی راہ میں یہ کیا تھا وہ کیا تھا' پھر ان کے بچے گناتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ نے اتنی قربانیاں دیں اور آج ہمارے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ قربانیاں دی تھیں تو خدا کے حضور پیش کی تھیں تمہارا تقویٰ اگر کچھ تھا تو خدا کو پہنچ گیا پھر تم انسانوں سے کیا مانگ رہے ہو۔ اگر تم کسی اچھے سلوک کے مستحق تھے اور انہوں نے اچھا سلوک نہیں کیا تو قطع نظر اس کے کہ تم نے قربانیاں دی تھیں یا نہیں دی تھیں۔ تم سے بدسلوکی کرنے والا خدا کا مجرم ہے۔ اور اگر تم اچھے سلوک کے مستحق نہیں تھے تو تم سے جو سلوک کیا گیا۔ وہ بدسلوکی نہیں بلکہ درست سلوک تھا۔ اب چاہے تم نے کروڑوں قربانیاں دی ہوں درست سلوک کرنے والا شخص خدا کے حضور ہرگز مجرم نہیں ٹھہرتا۔ (۔)

باقی صفحہ 7 پر

ایک شعری نشست

(سٹاف رپورٹر)

دینی موضوعات پر شعری نشستوں کا انعقاد ایک خوش آئند اور قابل تعریف امر ہے۔ جماعت احمدیہ کی دینی روایات ایسی ہی محافل شعری کے شایان شان ہیں۔

گزشتہ دنوں ربوہ میں ایسی ہی ایک دینی شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ حاضرین کی تعداد توقع سے بھی زائد تھی۔ صدر مجلس تھے محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم یوسف سہیل شوق صاحب نے ادا کئے۔ تلاوت کے بعد حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام ترنم کے ساتھ پیش کیا گیا جس کے بعد درج ذیل شعرائے کرام نے دینی موضوع پر لکھے گئے اشعار پیش فرمائے۔ شعراء کے اسماء گرامی یہ ہیں مکرم محمد اکبر فانی صاحب' مکرم اعظم نوید صاحب' مکرم سلیم اختر صاحب' مکرم لئیق احمد عابد چوہدری صاحب۔ موصوف علیل تھے ان کا کلام مکرم راجہ فاضل احمد صاحب نے پیش فرمایا۔ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر' مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب' مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ۔ آپ کا کلام یوسف سہیل شوق صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم عبدالکریم قدسی صاحب' مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب' مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب شعراء کے کلام کے درمیان بچوں نے کورس کی شکل میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک دینی نظم پیش کی اسی طرح ایک طفل عزیز ایوب نے نہایت خوبصورت لَے میں حضرت بانی سلسلہ کا کلام پیش کیا۔

مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے منتظمین کو اس شعری نشست کے انعقاد پر مبارکباد دی اور تلقین فرمائی کہ ایسی دینی محفلیں جو جماعت احمدیہ کے مزاج کے عین مطابق ہوں' ان کا انعقاد ہوتے رہنا چاہئے۔ انہوں نے تجویز کیا کہ ایک ایسی بھی نشست ہونی چاہئے جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق منظوم کلام پیش کیا جائے دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ دوران تقریب حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔

آئندہ صدی کی تیاری کے سلسلے میں ایک بہت ہی اہم تیاری کا تعلق واقفین نو سے ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

11- فتح 1375 ہش   11 - دسمبر 1996ء

ہماری فطرت اور ہمارے اعمال

انسان خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے اور خدا تعالیٰ اس کی کنہ کو خوب اچھی طرح جانتا ہے اس نے انسان کی فطرت کو نیک بنایا ہے اور وہ اس سے نیکی ہی پسند کرتا ہے۔ نیکی کیا ہے یہ جان لینے کے لئے خدا تعالیٰ کی صفات کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر وہ کام جو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی میں شامل ہے اور ہر وہ بات جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان کرے وہ نیکی ہے۔ اس سے ذرا بھی پرے ہٹ جانا گناہ کہلائے گا۔ دراصل گناہ اس بات کا نام ہے کہ جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا ہے ہم اسے چھوڑ کر کوئی اور کام کریں۔ اسے فطرت کا مسخ ہو جانا بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگر ہم ہر کام خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کو مد نظر رکھتے ہوئے کریں تو یقیناً ہماری زندگی ہمارے لئے ایک دائمی راحت اور خوشی بن سکتی ہے۔ گویا کہ یہ کہا جا سکتا ہے ہماری دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور کون ہے جو راحت اور خوشی نہیں چاہتا۔ لیکن بہت سے لوگ جنہیں راحت اور خوشی میسر نہیں ہے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ یہ راحت اور خوشی خدا ہی سے مل سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر نہ صرف ایمان ہو بلکہ اس کی صفات کا یقین ہو اور انسان ان صفات کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کی کوشش کرے جس قدر وہ ان صفات کے قریب ہوتا چلا جائے گا اتنی ہی اسے راحت اور خوشی حاصل ہو گی۔ اور جب وہ ان صفات کے خلاف کرے گا تو یقیناً وہ گنہگار ہو گا اور گنہگار کو حقیقی راحت اور خوشی حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہم اسی بات کو گناہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے پرے ہٹا جائے اور خدا تعالیٰ کے قریب ہونا نیکی شمار ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جس نے انسان کی تخلیق کی ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے لئے کیا کچھ ٹھیک ہے اور کیا کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اسے کس قسم کے اعمال کرنے چاہئیں اور کس قسم کے اعمال سے اسے رکنا چاہئے۔ اور اس سلسلے میں وہ انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ اگر انسان اس رہنمائی کو اپنا لے اس کے مطابق چلے تو وہ نیک انسان ہو گا اور خدا تعالیٰ سے ہر راحت اور خوشی پانے والا ہو گا۔ لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو وہ اپنی ہی ذات کے لئے نقصان دہ ثابت ہو گا۔

بعض اوقات ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی کام کر کے جو اچھا نہیں دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے لیکن سب سے زیادہ نقصان اپنی ذات کو پہنچاتے ہیں۔ مثلاً جب خدانخواستہ کوئی شخص چوری کرتا ہے تو مال تو دوسرے آدمی کا ضائع ہوتا ہے لیکن فطرت اس کی اپنی مسخ ہوتی ہے۔ اور فطرت کا مسخ ہونا ایسا نقصان ہے جو انسان کی زندگی کو غلط راہ پر لگا کر اسے بہت سے دیگر نقصانات پہنچانے کا باعث ہو جاتا ہے۔ پس اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ ہمارا ہر کام دراصل نفع یا نقصان ہم کو پہنچاتا ہے اگر ہم کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہیں تو پھر بھی دوسروں کو فائدہ تو ہوتا ہی ہے اس کا سب سے زیادہ فائدہ ہمیں ہوتا ہے کہ ہم اپنی فطرت کے مطابق صحیح راستے پر چلتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو اس طرح خوش کر لیتے ہیں اور اس کی پسندیدگی حاصل کرتے ہوئے اپنے لئے راحت اور خوشی کا سامان پیدا کرتے ہیں۔ اور اگر ہم کوئی ایسا کام کرتے ہیں جس سے کسی دوسرے شخص کو نقصان پہنچتا ہے تو دوسرے شخص کو نقصان تو پہنچ گیا لیکن اس سے زیادہ نقصان خود ہمیں پہنچتا ہے۔ اور جو نقصان ہمیں پہنچتا ہے اس کا ازالہ کسی طرح نہیں ہو سکتا جس کا مال چرایا گیا ہے اس کا مال اسے دوبارہ مل جائے گا لیکن جس کی فطرت مسخ ہو گئی ہے اس کی فطرت کو صحیح راستے پر آنے کے لئے شائد موقعہ نہ ملے اور شائد بہت زیادہ وقت لگے۔ آپ کوئی بھی عمل کریں۔ اس کے متعلق اگر یہ یاد رہے کہ اس عمل کا صرف دوسروں پر اثر نہیں ہوتا بلکہ ہم پر بھی اثر ہوتا ہے تو یقیناً ہم اچھا کام کرنے کا ہی سوچیں گے۔ کیونکہ اچھا کام کرنے سے دوسروں کو بھی فائدہ اور ہمیں بھی فائدہ۔ اور دوسروں کے لئے کوئی تکلیف دہ بات کرنے سے دوسرے کو جو نقصان پہنچے گا وہ تو پہنچے گا ہی لیکن اپنی ذات کو اس سے بھی زیادہ نقصان پہنچے گا۔

دراصل انسان کے لئے سب سے اچھی بات جو اس کی زندگی کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ اس کی فطرت پاکیزہ رہے جیسی اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت نیک بنائی ہے ویسی ہی رہے۔ کسی رنگ میں بھی مسخ نہ ہو۔ ہر نقصان سے زیادہ نقصان فطرت کا مسخ ہونا ہے اور وہ شخص جو اپنی فطرت کو مسخ کر لیتا ہے بربادی کے راستے پر پڑ جاتا ہے۔ اسے ہر قسم کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور وہ جسمانی اور روحانی ابتلاء کا سامنا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم اپنی فطرت کو پاکیزہ رکھیں نیک رکھیں اور اسی چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے معاملات نبٹائیں۔ یہ سمجھنا کہ دوسرے کو نقصان پہنچا کر ہم نے اپنا نقصان نہیں کیا ہے غلط بات ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ جو شخص اس سے الگ ہوتا ہے یا کسی نہ کسی پہلو سے اسے چھوڑتا ہے اس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے برا کیا۔ خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی پر نظر ڈال کر جو اعمال باریک در باریک رنگ میں خود انسان کی اپنی ہی ذات کے واسطے مضر پڑنے والے تھے ان کا نام بھی گناہ رکھا۔ گو بعض اوقات انسان ان کی مضرت کو نہ سمجھ سکتا ہو مثلاً چوری کرنا اور دوسروں کے حقوق میں دست اندازی کر کے ان کو نقصان پہنچانا گویا خود اپنی پاک زندگی کو نقصان پہنچانا ہے۔ زانی کا زنا کرنا اور دوسروں کے حق میں دست درازی کرنا اور خود اپنی فطرت کی پاکیزگی کو برباد کرنا اور طرح طرح کی مشکلات جسمانی روحانی میں مبتلا ہونا ہے۔ اس طرح سے وہ امور بھی جو فطرت انسانی کی پاکیزگی اور طہارت کے خلاف ہوں گناہ کہلاتے ہیں"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں ایک جو نہایت اہم نکتہ بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر عمل کا دو طرفہ اثر ہوتا ہے۔ ایک اثر تو اس شخص پر ہوتا ہے جس کے متعلق بات کی جاتی ہے یا عمل کیا جاتا ہے اور ایک اپنی ذات پر ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم کچھ کہیں یا کچھ کریں اور اس کا اثر صرف دوسروں پر ہو۔ اگرچہ بعض اوقات ظاہرا طور پر ہی محسوس ہوتا ہے کہ اثر دوسروں پر ہوا ہم پر نہیں ہوا لیکن جس طرح فطرت نظر نہ آنے والی چیز ہے اسی طرح فطرت کا نقصان یا فطرت کا مسخ ہونا بھی بعض اوقات نظر نہیں آتا لیکن اس پر ہر بات اور ہر عمل اثر ضرور کرتا ہے۔ پس ہمیں ہر کام کرتے ہوئے یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کا اثر ہماری اپنی ذات پر بھی ہو گا۔ اچھائی یہ ہے کہ ہم ایسی بات اور ایسا کام کریں جس کا اثر ہماری ذات پر اچھا ہو۔ اور برائی یہ ہے کہ دوسروں پر تو برائی کا اثر ہو گا ہی ہم پر بھی اس برائی کا ضرور اثر ہو گا۔ ہماری فطرت مسخ ہونے لگے گی۔ ہماری انسانیت پر دھبہ لگنے لگے گا۔ اور ہم حقیقی معنوں میں وہ نہیں رہیں گے جو کچھ کہ ہمیں ہونا چاہئے۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر ہم اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات انسان کی زندگی کے واسطے ایک دائمی راحت اور خوشی کا سرچشمہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہم جتنا قریب ہوں گے خدا تعالیٰ کی صفات کو ہم جس قدر اپنی ذات اپنی زندگی میں لاگو کریں گے اتنی ہی ہماری راحت اور خوشی بڑھتی چلی جائے گی اور جو شخص خدا تعالیٰ سے الگ ہو گا۔ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا اس کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرے گا اس کی فطرت مسخ ہو جائے گی اور اس کی باتیں اور اس کے اعمال نہ صرف دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے اس کے اپنے لئے بھی جسمانی اور روحانی طور پر تکلیف کا باعث بنیں گے۔ اور اس طرح وہ یقیناً اپنی زندگی کو برباد کرنے والا ہو گا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خدا تعالیٰ کی صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے لئے دائمی راحت اور خوشی کے سرچشمہ سے سیر ہونے کی کوشش کریں۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر عقیلہ اسلام

بشکریہ ڈان

ایک ذہین و فطین کیلئے خراجِ تحسین

شائد یہ 1959ء کی بات ہے۔ کراچی میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس منعقد کی جا رہی تھی۔ سائنسی برادری اور سائنس کے طلباء کے لئے یہ ایک انتہائی اہم موقعہ تھا۔ اگر میرا حافظہ ٹھیک کام کر رہا ہے تو پرنس فلپ نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا تھا۔

غیر ممالک کے بہت سارے سائنس دان جو کہ مشہور اور کامیاب محقق تھے۔ وہاں آئے ہوئے تھے۔ اس وقت میں ایم ایس سی کی طالبہ تھی اور میرا خاص مضمون نیوکلیر فزکس تھا۔ لیکن نیوکلیر فزکس میں میرے اس وقت کے خیالات کوئی ایسے اعلیٰ درجہ کے نہ تھے کہ میں ان پر فخر کر سکتی۔ اگرچہ ان یادگار سالوں کی یادیں کچھ ایسی صاف نہیں ہیں۔ لیکن ایک بعد دوپہر کی کارروائی بڑی اچھی طرح میرے ذہن پر ہے۔ جو کہ ڈومیڈیکل کالج میں ڈاکٹر عبدالسلام کا لیکچر تھا۔ یہ یقیناً ایک ایسا لیکچر تھا جس میں ڈاکٹر سلام کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا اور یہ سائنس کانفرنس کا ایک حصہ تھا۔ ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ تمام سامعین مجسم توجہ بنے ہوئے تھے اور بہت زیادہ پرجوش تھے۔

مقرر ایک خوب رو کلین شیو نوجوان تھا۔ اس کے اسلوب دل کو موہ لینے والے اور متاثر کن تھے۔ وہ نیوکلیر تعامل کی پیچیدگیوں کے بارے میں بات کر رہے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام موجود لوگ ان کی بات کو اچھی طرح سمجھ رہے تھے۔ حالانکہ اس اجتماع میں فزکس کے سائنس دانوں اور فزکس کے طلباء کی تعداد کوئی ایسی زیادہ نہ تھی۔ مجھے ابھی تک ان کی خوشگوار مسکراہٹ یاد ہے جب انہوں نے ڈراک (Dirac) کا یہ مقولہ بیان کیا کہ "نیوٹرینو اصل شیطان ہے" یقیناً انہوں نے اس سے پہلے ایک ایسا مقام اور اہمیت حاصل کر لی ہو گی جو کہ کانفرنس کے منتظمین ان کی اس قدر عزت افزائی کر رہے تھے۔

ہم سب طلباء اس بات کو جان کر فخر محسوس کر رہے تھے کہ ایک پاکستانی کیمبرج میں ایسا اعلیٰ کام کر رہا ہے۔ ہماری عام معلومات اس وقت ایسی اچھی نہ تھیں۔ بہت دیر بعد مجھے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے ایک سال پہلے ہی بہت زیادہ چاہا جانے والا ہاپکنس (Hopkins) انعام مل چکا ہے۔ اور اس کے علاوہ آدم (Adam) انعام بھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں غیر تقسیم شدہ برصغیر پاک وہند میں اپنے تمام امتحانات میں تمام تعلیمی ریکارڈ توڑنے کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور کیمبرج میں بھی انہیں بہت زیادہ سبقت حاصل رہی تھی۔ انہوں نے ہندو اور انگریز کی برتری اور فوقیت کے بت پاش پاش کر دیئے تھے۔ 33 سال کی نوجوانی کی عمر میں ہی انہوں نے اپنی تھیوریٹیکل فزکس کی تحقیقات کے کام کی وجہ سے شہرت حاصل کر لی تھی۔ اور اپنے میدان میں روشنی کے نئے چراغ جلانے والے تھے۔

اپنے فاضلانہ کام کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک نے ان کو 19 ایوارڈز دیئے۔ اور ان میں سب سے بڑا انعام نوبل پرائز تھا۔ جو کہ ان کو 1979ء میں ملا۔ وہ ایک حیران کر دینے والے مقرر تھے۔ اور بہت ہی پیچیدہ مسائل کو انتہائی آسان طریقہ پر بیان کرنے کا فن انہیں خوب اچھی طرح آتا تھا۔

کئی سال بعد جب میں نارتھ امریکہ میں پی ایچ ڈی کی طالبہ تھی تو مجھے اس ملک کے کئی شہروں میں جانے کا موقعہ ملا۔ اور جب وہاں کے لوگ مجھے میرے ہم وطن ڈاکٹر سلام کی تعلیمی مہارت اور حیران کر دینے والے سٹائل کے متعلق بتاتے تو میں اپنے آپ میں پھولے نہ سماتی۔ اس وقت ان کو مسلم ممالک کا سب سے بڑا سائنسدان مانا جاتا تھا۔ میں اتنی خوش قسمت تو نہیں ہوں کہ مجھے ان کے ساتھ تحقیق یا دوسری مصروفیات میں کام کرنے کا موقعہ ملتا۔ لیکن 1977ء میں نتھیا گلی کے پائنز ہوٹل میں مجھے یہ موقعہ ملا کہ میں ان کو نزدیک سے دیکھ سکوں۔ ایک تجرباتی نیوکلیر فزکس کے سائنس دان ہونے کی وجہ سے میں ان کے ساتھ کسی قسم کی سائنسی گفتگو میں تو شامل نہ ہو سکتی تھی لیکن ان کے طلباء کے ساتھ باوقار اور بے تکلفانہ برتاؤ اور ان کی طبیعت کے انسانی ہمدردی کے پہلو سے میں ازحد متاثر ہوئی۔

انہوں نے 273 اور جنل پیپرز کے علاوہ ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی صورت حال کے موضوع پر بے شمار مضامین لکھے۔ ان کو جو انعامات کی رقوم ملتی تھیں وہ عام طور پر پاکستان کے اداروں کو عطیہ کے طور پر دے دی جاتی تھیں۔

1964ء میں انہوں نے اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس (1Ctp) قائم کیا۔ 1Ctp شمال اور جنوب کے سائنس دانوں کے لئے آپس میں ملنے کا ایک مقام تھا۔ نگل کالڈر کے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ پروفیسر سلام نے یہ سنٹر اس لئے قائم کیا تاکہ تمام دنیا کے سائنس دان فزکس کے مشہور و معروف اور ممتاز دماغوں کے ساتھ مل کر کام کر سکیں۔

افریقہ ایشیا اور لاطینی امریکہ سے پروفیسر اور طلباء ٹریسٹ میں چند ہفتوں یا چند مہینوں کے لئے آتے ہیں جہاں وہ فزکس کی موجودہ ترقیات سے تعلق پیدا کر سکیں اور تازہ ترین خیالات سے آگاہی حاصل کر سکیں۔ اور سب سے زیادہ اہمیت کی بات یہ ہے کہ وہ اس مضمون کے دنیا کے بڑے بڑے لوگوں سے بے تکلفی سے مل سکیں۔

1983ء میں پروفیسر سلام نے
(Third world Academy of Sciencs)
تھرڈ ورلڈ اکیڈیمی آف سائنسز (Twas) کی بنیاد رکھی۔ Twas اور 1CTP دونوں نے ہمارے

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

میاں محمد ابراہیم

برادر مظفر احمد ظفر آف ڈیٹن امریکہ

18 نومبر 96ء کے الفضل سے یہ بے حد افسوسناک خبر پڑھ کر بہت صدمہ ہوا کہ برادر مظفر احمد جن سے میرا بہت گہرا تعلق 1973ء سے تھا جب میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے ڈیٹن اوہایو پہنچا۔ اس دار فانی سے کوچ کر گئے ہیں۔ ہم سب اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر واپس جائیں گے۔ جماعت کے آرگن نے ان کی وفات پر جو نوٹ شائع کیا ہے وہ اپنی ذات میں جامع اور مستند ہے۔ چونکہ میں نے برادر مظفر احمد کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور ہماری باہمی محبت کا رشتہ آخر دم تک قائم رہا۔ اس لئے میں ذیل میں اپنے اس دینی بھائی کے بعض محاسن کا ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

میں جب 1973ء میں ڈیٹن پہنچا تو ان دنوں برادر محمد قاسم جماعت کے صدر تھے۔ ان کے عہد میں بہنیں اور بھائی ایک ہی جگہ بیٹھ کر دینی مجالس منعقد کیا کرتے تھے۔ امریکن دستور کے مطابق عورتوں میں پردہ کا بھی اہتمام نہ تھا۔ چونکہ یہ امر جماعت احمدیہ کی تعلیم سے مطابقت نہیں کھاتا تھا۔ مجھے مروجہ سسٹم کو دور کرنے کی ضرورت کا احساس روز افزوں رہا۔ لیکن ہر نئی بات کو رائج کرنے کے لئے مثال اور نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے۔اور وہ وہاں میسر نہ تھی۔ حسن اتفاق سے برادر مظفر احمد جن سے طبعاً مجھے مناسبت تھی میں نے ان کو تحریک کر کے چند اور دوستوں سمیت جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہونے کے لئے بھجوا دیا۔ برادر مظفر کی اہلیہ سسٹر رضیہ بھی ان کے ساتھ تشریف لے گئیں۔ مولانا محمد صدیق شاہد نے نیویارک سے انہیں رخصت کیا۔ یہاں کی زندگی بود و باش۔ مجالس میں ہر دو جنس کی علیحدگی، عبادات ادا کرتے وقت ضروری بُعد۔ ان چیزوں کا برادر مظفر احمد کی طبیعت پر خاص اثر ہوا۔ اور واپس جا کر انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں ربوہ کی طرز پر ہماری مجالس اور عبادات کے اطوار رائج کروں وہ پورا پورا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ ہم نے بیت الذکر میں پردہ لٹکا کر مرد و زن کو علیحدہ علیحدہ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور اس طرح مخصوص احمدیہ عقائد کے مطابق اپنے اپنے حلقوں میں محدود ہو کر مرد و زن جماعتی سرگرمیوں میں جت گئے۔ اس طرح سلسلہ کی تعلیم کے مطابق جماعت کو منظم کرنے کا سہرا برادر مظفر احمد کے سر رہا۔

احمدیت قبول کرنے سے پہلے برادر مظفر عام نوجوانوں کی طرح بقول ان کے مادر پدر آزاد۔ تمام ان برائیوں میں مبتلا تھے جو امریکہ کا معمول ہے۔ لیکن جونہی انہوں نے احمدیت قبول کی ان کی کایا ہی پلٹ گئی۔ اور وہ ایک متقی اور پرہیزگار نوجوان کے رنگ میں رنگین ہو گئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ابدال و اقطاب کے برگزیدہ گروہ میں شامل ہو گئے۔ ایک جلسہ میں جو جماعت نے بیت سے باہر شہر کے مرکز میں منعقد کیا اور جس میں اہالیان ڈیٹن کی ایک خاصی تعداد ایسے حکام کی بھی موجود تھی جو برادر مظفر کو ان کے احمدی ہونے سے پہلے بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ برادر مظفر نے بعض ججوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا میں وہی ہوں جو متعدد مرتبہ مجرم کے طور پر آپ کے سامنے پیش ہوا۔ لیکن احمدیت نے مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان تمام عیوب سے مبرا کر دیا۔ جن میں میں نوجوانی میں مبتلا تھا۔ برادر مظفر احمد کی سابقہ اور موجودہ زندگی کا فرق نمایاں طور پر محسوس ہوتا تھا۔ اور احمدیت کے مطالعہ اور مرکز احمدیت کے رہن سہن اور مخصوص اطوار نے ان کی خداداد صلاحیت اور فطرتی نیکی کو اجاگر کر دیا۔

حضرت امام جماعت الثانی کے متعلق آتا ہے کہ قومیں ان سے برکت پائیں گی۔ اس کا واضح ثبوت۔ برادر مظفر احمد کا وجود ہے۔ وہ جس ماحول میں بڑھے پھولے وہ نیکی اور طہارت سے کوسوں دور تھا۔ لیکن احمدیت قبول کر کے برادر مظفر نے جو روحانی منازل طے کیں اور ایمان و اخلاص کا جو نمونہ دکھلایا وہ ایک نیا اور پاک دور کی درخشندہ مثال تھی۔ خاکسار کو برادر مظفر احمد کو ایک عرصہ تک ان کے ساتھ مل کر یا ان کو ساتھ ملا کر خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اور یہ بات بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ وہ احمدیت کا ایک روشن مینار تھے۔ بے لوث اور والہانہ دین کی خدمت کرنے والے تکلف و ریا ان کے قریب سے نہ گزرے تھے۔ امامت کے فدائی اور حقیقی جاں نثار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بات میں بے انتہاء اثر بھی ودیعت کر رکھا تھا۔ ان کے متعدد ساتھی انہی کے رنگ میں رنگین تھے۔ اور جس جذبہ اور محبت سے وہ خدمت سلسلہ بجالاتے تھے وہ انہی کا خاصہ تھا۔ اگرچہ وہ ایسے ماحول میں پروان چڑھے تھے جس میں بغض و عناد اور نسل اور ثقافت کا رنگ نمایاں تھا "گوروں" نے "کالوں" پر جو ظلم روا رکھا تھا وہ بھولے بھی نہیں بھلایا جا سکتا تھا اور باہمی بغض و تفریق ہر دو کے اکٹھے مل کر کام کرنے کے راستہ میں حائل تھا۔ اور یہ خلیج وسیع سے وسیع تر ہو رہی تھی۔ لیکن برادر مظفر کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی کہ وہ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر اپنے ساتھیوں کے دیرینہ انداز فکر کو بدل کے رکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری کو دور کرنے کی توفیق بخشی کہ مرکز سے ان کی تربیت کرنے کے لئے آنے والے مربی ان پر بطور سینئر پارٹنر نہیں بلکہ برابری اور مشترکہ ذمہ داری ادا کرنے کی غرض سے آتے ہیں۔ برادر مظفر پہلے ہی اس وصف کو پہچان چکے تھے میری بے تکلفانہ دوستی نے ہمیں ایک دوسرے کے نکتہ نظر کو دیکھنے کا وسیلہ بنا لیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے مرکز اور امریکن نو احمدی یکجان ہو گئے۔ اور الٰہی نوشتہ کے مطابق امریکن افریقن تہذیب و تمدن ہم رنگ ہو گئے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

خاموش علماء

جماعت کے خاموش علماء کا ذکر ہو رہا ہے تو خیال آ رہا ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی تو خاموش علماء میں سے تھے کیونکہ یہ دونوں بزرگ بھی سٹیج کے آدمی نہیں تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا ذکر تو ہم کئی جگہ کر چکے ہیں مگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب کا ذکر خیر اب تک کہیں نہیں ہوا حالانکہ ان سے تو قادیان کے زمانہ سے تعلق تھا بلکہ ان سے تو ہمارا آباء و اجداد کے زمانہ سے تعلق تھا۔

ہمارے دادا مولوی محمد فضل خاں' سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہوئے تو قادیان میں آبسے۔ اچھی خاصی زمینداری تھی' زمین بٹائی پر دے دی اور حضرت بانی سلسلہ کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے دربان ہو گئے۔ ہمارے تایا محمد خاں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب امتہ الحفیظ صاحبہ کی کوٹھی کی دربانی کرتے تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا وہ خاندان حضرت بانی سلسلہ کی دربانی کا صدقہ ہے ہمارے دادا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک سو بیس برس کے قریب عمر پائی۔ ہم نے جب بھی انہیں اپنی ہوش میں دیکھا اپنے گھر میں آم کے درخت کے نیچے چارپائی پر بیٹھے اور کلام الٰہی پڑھتے دیکھا۔ دادا جان کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب کی کوٹھی کی دربانی ان کے سپرد تھی۔ عمارت میں توسیع ہو رہی تھی جو دیوار بنی اس کے بارہ میں دادا جان کو خیال ہوا کہ اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے ٹھیک سے نہیں بنی۔ آپ نے حضرت بیگم صاحبہ سے ذکر کیا فرمانے لگیں بابا! دیوار اتنی ہی کمزور ہے تو بھلا اسے ایک دھکے میں گرا تو دو۔ دادا جان نے ایک ہی دھکا دیا تو سیمنٹ چنی ہوئی دیوار وہ جا پڑی۔ سب لوگ ہکا بکا رہ گئے۔ حضرت میاں صاحب نے معماروں کو بلا کر دوبارہ دیوار بنوائی معماروں نے اعتراف کیا کہ واقعی دیوار کی تعمیر میں ان لوگوں نے پورا سیمنٹ استعمال نہیں کیا تھا۔

ربوہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب اصلاح وارشاد کے ناظر تھے۔ ہم انجمن کے کلرک ہونے کے باوجود حضرت میاں صاحب کے دفتر میں کام نہیں کرتے تھے مگر میاں صاحب کو خاموشی سے آتے جاتے دیکھتے رہتے تھے۔ دیکھنا بھی تو انہیں دور سے دیکھا کرنا۔ حضرت میاں صاحب نہایت کم گو آدمی تھے۔ دفتر کی طرف آتے ہوئے کئی بار انہیں دیکھا مگر خاموش اور خود اپنی ذات میں مگن' پیدل چلنا انہیں بہت پسند تھا۔ اس زمانہ میں آپ دارالصدر سے یعنی اپنے گھر سے چلتے اور خلیفہ صلاح الدین صاحب کے گھر محلہ دارالیمن پیدل یا کبھی کبھی سائیکل پر جاتے تھے۔ پاؤں دھول میں اٹ جاتے مگر چہرہ پر گرد ملال نہ ہوتی۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب سے ان کی گاڑھی چھنتی تھی۔ دونوں دوست پہروں بیٹھے باتیں کرتے رہتے۔ دونوں میں کیا گفتگو رہتی ہوگی معلوم نہیں کیونکہ ہم نے انہیں گفتگو کرتے نہیں سنا۔ مگر یہ بھی ہو سکتا ہے دونوں دوست خاموش بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے ہوں! اس بات کو بھی محبت کی انتہا سمجھا جاتا ہے کہ آمنے سامنے خاموش ایک دوسرے کو تکتے رہنا۔ جب بے تکلفی اور محبت اس درجہ تک پہنچ جائے تو باتیں کرنے کو رہ بھی کیا جاتا ہے؟ ہم نے حضرت میاں شریف احمد صاحب کی اس خاموش محبت کا دور سے ہی نظارہ کیا ہے۔

ایک بار خلیفہ صلاح الدین احمد سے ملنے کے لئے ان کے در دولت پر حاضر ہونے کا موقعہ ملا۔ ہم کسی رسالہ کے لئے کوئی مضمون لکھ رہے تھے فلسفہ کی کوئی بات تھی جو سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کسی نے بتایا کہ خلیفہ صلاح الدین صاحب فلسفہ کے عالم ہیں ان سے رابطہ کرو۔ چنانچہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسئلہ حل ہو گیا مگر خلیفہ صاحب سے بے تکلفی نہ ہو سکی کہ پھر ان کی خدمت میں حاضر ہونے کی جسارت کرتے۔ ان کے انتقال کے بعد معلوم ہوا کہ خلیفہ صاحب واقعتاً بڑے عالم آدمی تھے مگر خاموش اور گوشہ نشیں! ہمیں یہ تک معلوم نہیں تھا کہ خلیفہ صاحب کوئی کام بھی کرتے ہیں یا نہیں یا ان کے روزگار کا کیا بندوبست ہے مگر ہم نے انہیں بے فکر اور مطمئن ہی پایا۔ اپنے علم پر مطمئن تھے اور جس شخص کے گھر حضرت میاں شریف احمد صاحب جیسے بزرگ خود چل کر جاتے ہوں اس کے اطمینان کی وجہ سمجھ بھی آتی ہے۔ تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد!

ہم خاموش عالموں کا ذکر کرتے کرتے دارالیمن تک پہنچ گئے مگر اپنی گلی کے بزرگوں کو نظرانداز کر گئے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب پہلے ناظر تعلیم تھے پھر صدر صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ جوانی میں امریکہ میں مربی رہے تھے ہماری سکول کی زندگی سے پہلے کہیں سکول میں ہیڈ ماسٹری بھی کی۔ ہم نے جب سے انہیں دیکھا بزرگ اور عمر رسیدہ ہی دیکھا۔ انگریزی زبان سے بہت شغف رکھتے تھے۔ انجمن کے دفتر میں صدر کی کرسی پر تھے مگر باہر برآمدہ میں بیٹھے بہ قول شخصے ریڈرز ڈائجسٹ کی "غلطیاں" پکڑتے رہتے تھے۔ ہم نے انہیں کبھی کتاب کے بغیر نہیں دیکھا۔ ہاں آخری بیماری سے پہلے بہت کمزور ہو گئے تھے مگر ابھی دفتر آنا جانا جاری تھا۔ ڈاکٹروں نے عرق ریزی سے کام کرنے سے منع کر دیا ہوگا اس لئے خاموش اور اکیلے بیٹھے ذکر الٰہی کرتے رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے ہونٹ ہلتے دکھائی دیتے رہتے تھے۔

حضرت مولوی صاحب کا لباس نہایت سادہ ہوتا تھا۔ ہم نے اپنی ہوش میں انہیں اچکن پہنے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ سادہ سا کرتا اور ٹخنوں سے اونچا پاجامہ پہنتے تھے۔ پاؤں میں بھی سادہ سادیسی جوتا ہوتا تھا۔ ہمارے ابا بھی اللہ بخشے لباس کے معاملہ میں بالکل دیہاتیوں جیسے طور طریقے رکھتے تھے۔ شلوار تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ناظری کے وقت حکماً پہنائی۔ شلوار میں بہت بے آرامی محسوس کرتے تھے اس لئے تہمد باندھتے تھے۔ گھر میں تہمد اور اس کے اوپر صرف بنیان۔ مہمان بھی آتے تو اسی لباس میں ان سے ملتے۔ بے تکلفی ان کے مزاج کا حصہ تھی۔ تقریبات میں اس لئے نہیں جاتے تھے کہ لباس وغیرہ کا تکلف کرنا پڑتا ہے۔ سرکاری افسروں سے بھی اسی شان سے جا ملتے تھے اور افسر' ان کے رعب دبدبہ اور وجاہت کی وجہ سے ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ ایک بار میرے ایک دوست جھنگ کے ڈپٹی کمشنر ہو کر آ گئے۔ ظاہر ہے دوست کو دوست کے گھر آنا ہی تھا۔ وہ مجھے ملنے کے لئے غریب خانہ پر آئے۔ ہم لوگ بیٹھک میں بیٹھے تھے کہ اباجی بھی کہیں دورہ سے واپس آئے۔ آپ نے دیکھا کہ باہر ڈپٹی کمشنر صاجب کی جیپ کھڑی ہے اس لئے دوسرے دروازے سے گھر کے اندر چلے گئے۔ ڈی سی صاحب فرمانے لگے یہ کون بزرگ تھے؟ میں نے کہا میرے ابا کہنے لگے یہ تو تین بار کسی کام سے میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کا کام تو کر دیا مگر مجھے علم نہیں تھا کہ تمہارے ابا ہیں۔ تمہارے ابا ہوئے تو میرے بھی ابا ہوئے مجھے ان سے زیادہ احترام سے پیش آنا چاہئے تھا۔ اب ان کو بلاؤ تاکہ میں ان کے پاؤں چھو سکوں۔

باقی صفحہ 7 پر

موت العالِم موت العالَم

رہِ طلب کا مسافر تھا اور یگانہ تھا
گدائے عشق بہ اندازِ خسروانہ تھا

اس احمدی سے تعلق برادرانہ تھا
مرا سلام کا رشتہ بڑا پرانا تھا

وہ شخص بو علی سینا تھا اس زمانہ کا
وہ شخص دانش و حکمت کا اک خزانہ تھا

وہ کائنات کے اسرار کھولنے والا
غلامِ حکمتِ حکمت گرِ زمانہ تھا

اسے وطن کی ہر اک چیز سے محبت تھی
مگر وطن کا رویہ مخالفانہ تھا

بس اس لئے کہ وہ شخص احمدی تھا کیوں؟
بس اس لئے کہ عمل اس کا "قادیانہ" تھا

وہ بدنصیب نہیں جانتے کہ اس میں بھی
زیاں خود ان کا تھا اور دوسرے کسی کا نہ تھا

سلا دیا جسے مٹی میں ہم نے پچھلے پہر
وہ ایک شخص نہ تھا پورا اک زمانہ تھا

ڈاکٹر پرویز پروازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط قمر- سیکرٹری وقف نو ربوہ

واقفینِ نو اور والدین کی ذمہ داریاں

جب سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے واقفین نو کی تحریک کی ہے اس وقت سے اب تک اس بابرکت تحریک سے منسلک ہر بچے، والد کارکن اور انتظامیہ کے لئے کثیر تعداد میں مواد گاہے بگاہے چھپتا رہا ہے۔ خاکسار نے جب سے وقف نو سیکرٹری۔ ربوہ کی ذمہ داری سنبھالی ہے محسوس کیا ہے کہ اگرچہ چھپا ہوا مواد ہر گھر میں پہنچایا گیا ہے لیکن اس کے باوجود بہت سے والدین ایسی تحریرات کو سنبھال کر نہیں رکھتے۔ مثلاً واقفین نو بچوں کا نصاب ہی اکثر گھروں میں موجود نہیں ہے جو کہ قریباً ہر گھر میں ہی نہیں بلکہ ہر واقف نو بچے کے لئے وکالت کی جانب سے مہیا کیا گیا۔ حالانکہ یہ نصاب کی چھوٹی سی کتاب بنیادی طور پر والدین کے استعمال کے لئے تھی جو کہ بچوں کے ہاتھ میں تھمادی گئی اور اس طرح جلد ہی اکثر گھرانے اس نصاب سے محروم ہو گئے۔ ان مشکلات کے پیش نظر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کی اور خصوصاً واقفین نو بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جائے تاکہ یاد دھانی کا فریضہ ادا ہو سکے سب سے مقدم بات یہ ذھن نشین کرلیں کہ جو باتیں آپ اپنے بچوں کو نصاب میں سے سکھا رہے ہیں ان کو صرف سکھانے پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ ان کو بچے کی عادت ثانی بنانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے آپ کا عملی نمونہ بہت ضروری ہے۔ آپ اپنا جائزہ لیں کہ آیا آپ گھر میں داخل ہونے سے پہلے اونچی آواز میں سلام کہتے ہیں اور کیا اس کی طرف نظر رکھتے ہیں کہ بچے جو گھر میں موجود ہیں انہوں نے اس کا صحیح جواب دیا ہے یا کہ آپ کے سلام کو نظر انداز کر گئے ہیں؟ کیا آپ کھانا بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے ہیں اور اونچی آواز سے کھانا کھانے کی دعا پڑھتے ہیں اور آپ کا بچہ اس کو دھراتا ہے؟ اسی طرح آپ گاہے بگاہے بچوں کے ہاتھ۔ ناخن اور بال وغیرہ چیک کرتے رہیں تاکہ وہ صاف ستھرے اور میل سے پاک ہوں۔

عبادت کی باقاعدگی اور تلاوت کی عادت بچوں میں تبھی راسخ ہو سکتی ہے اگر گھر میں اس کی پابندی کی جائے بہت سے والدین ہیں جو کہ بچوں کو تلاوت کے بغیر سکول نہیں جانے دیتے خواہ روزانہ صرف ایک آیت ہی تلاوت کریں اس طرح تلاوت بچوں کی عادت ثانیہ اسی طرح بن جاتی ہے جس طرح وہ گھر میں آکر سکول کا کام کرتے ہیں۔ اسی طرح احمدیہ ٹیلی ویژن سے بھرپور فائدہ اٹھانا آپ کے بچے کی آدھی تربیت مکمل کرنے کی ضمانت ہے۔ اس طرف خصوصی توجہ دیں وقف نو کے سلسلہ میں جماعت نے ایک اچھا نظام قائم کیا ہے لیکن اس کی افادیت والدین کے تعاون کے بغیر ادھوری رہ جاتی ہے اس ضمن میں آپ اپنا جائزہ لیں کہ آپ ان امور کی طرف کتنی توجہ دے رہے ہیں؟

کیا آپ اپنے بچے کو رضا کار کلاس میں باقاعدگی سے بھیجتے ہیں؟

کیا آپ اپنے حلقہ کے وقف نو کے سیکرٹری سے ہر ماہ ملاقات کرکے اپنے بچے کے بارے میں معلومات / ہدایات حاصل کرتے ہیں یا اس کی عادات سے اسے آگاہ کرتے ہیں؟

کیا آپ نے اپنے بچے کی فائل کے لئے مندرجہ ذیل کاغذات اپنے وقف نو کے سیکرٹری کو مہیا کر دیئے ہیں۔

برتھ سرٹیفکیٹ
فارم (ب)
حفاظتی ٹیکوں کا کارڈ
وقف نو کی تحریک میں منظوری کے خط کی نقل اور حوالہ نمبر
خاندانی کوائف
سکول میں حاصل کردہ ہر سال کا نتیجہ
قاعدہ ختم کرنے کی تاریخ
کلام الٰہی ختم کرنے کی تاریخ
دیگر مثلاً قصیدہ یاد کرنے کی تاریخ۔ نصاب مکمل کرنے کی تاریخ اور مقابلہ جات میں پوزیشن وغیرہ۔ اس کے علاوہ بچے سے متعلق خاص واقعات وغیرہ وغیرہ۔

یہ فائل انتہائی ضروری ہے اور یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ جب بھی اپنی سکونت تبدیل کریں تو یہ فائل اپنے ہمراہ لے جائیں اور نئی جگہ پر وقف نو کے متعلقہ سیکرٹری کو دے دیں۔ ورنہ بعد میں کیریئر پلاننگ کمیٹی کو مشکلات کا سامنا پڑے گا۔ بہت سے والدین یہ فائل لے جانی بھول جاتے ہیں اور خاص طور پر وہ لوگ جو ملازمت پیشہ ہیں اور بار بار تبادلوں کے مراحل سے گزرتے ہیں ان کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے۔ اگر آپ اپنی فائل لے جانی بھول جائیں تو فوری طور پر اپنے نئے پتہ سے دفتر وکالت وقف نو کو اپنے پرانے پتہ اور متعلقہ سیکرٹری کے نام سے مطلع کریں تاکہ وہ فائل آپ تک پہنچائی جاسکے۔

اسی طرح آپ یہ بھی جائزہ لیں کہ آپ ماہانہ اجلاس میں بچوں کے ساتھ خود شریک ہوتے ہیں یا کہ نہیں؟ آپ کی شمولیت نہ صرف یہ کہ بچوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں بلکہ نظام جماعت کی طرف سے کی گئی کوشش سے بھی آپ باخبر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اگر آپ کے حلقہ میں وقف نو کے سلسلہ میں کسی سستی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے تو فوری طور پر اپنے حلقہ کے صدر کو اس طرح متوجہ فرمائیں اور اپنی تجاویز ضلع کے سیکرٹری وقف نو کو بھجوائیں تاکہ بچوں کا وقت ضائع نہ ہو۔

آخر میں ایک اور بات کی طرف والدین اور سیکرٹریان اور دیگر عہدے داران کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ بچوں کی تربیت کا کام ایک جاری عمل ہے جو کہ روز کے روز اگر مکمل نہ ہو تو اپنے اندر بہت سے خلاء پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ آپ اگر چندہ

باقی صفحہ 7 پر

یادرفتگان

ڈاکٹر ساجدہ داؤد

محترمہ محمودہ کڑک نیّر

مورخہ 23۔ اکتوبر 1996ء کے الفضل میں محترمہ محمودہ نیر صاحبہ کی وفات کا پڑھ کر دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ بے اختیار دل سے دعا نکلی کہ خدا انہیں غریق رحمت کرے اور ان کے بچوں کو صبر عطا کرے۔ ان سے ہمارے گھرانے کا تعلق کئی سالوں پر محیط ہے۔ میرے والد سیکرٹری تحریک جدید تھے بہاولپور کے اور ماما چندوں کی ادائیگی کے لئے خود بلواتی تھیں۔ والد صاحب آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ ہمارے پورے گھرانے کے ان سے تعلقات بن گئے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے اور ان کے خاندان کے معاشی اور معاشرتی درجوں میں فرق تھا۔ لیکن ہمیشہ بہت پیار اور محبت سے پیش آتیں۔ بلا امتیاز امیر و غریب مہمانوں کی اس طرح خاطر مدارت کرتیں کہ سامنے والا خود کو بہت اہم خیال کرتا۔

ان کی طبیعت میں بہت سادگی اور خودداری تھی۔ کبھی دوسرے پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتی تھیں۔ اور ان کی پوری زندگی ان کی خودداری اور وقار کی علمبردار ہے۔ جواں سالی میں ہی بیوہ ہو گئی تھیں غالباً 20 سال کی تھیں۔ اور چار معصوم بچوں کی تعلیم و تربیت اور کفالت کی ذمہ داری تھی۔ بشریٰ کے بارے میں بتایا کرتی تھیں کہ وہ صرف چند ماہ کی تھی۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کی وفات کے بعد بتایا کرتی تھیں کہ میں نے نرسنگ کا پیشہ اختیار کرنے کا سوچا لیکن حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تدریس کا پیشہ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی چنانچہ آپ نے تدریس کا پیشہ اپنایا شروع میں ایچی سن کالج لاہور میں پڑھاتی رہیں۔ پھر بہاولپور میں صادق پبلک سکول میں پڑھایا۔ اور اسی ادارے سے ریٹائر ہوئیں۔ ساتھی اساتذہ اور بچوں کے والدین آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ ریٹائر ہو گئیں تو والدین بچوں کو لے کر آپ کے پاس آتے اور منتیں کرتے کہ ہمارے بچوں کو ٹیوشن پڑھا دیا کریں۔ ایک والدہ آئیں اور اپنے بیٹے کو ماما کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ اس کے باپ نے بھی آپ سے پڑھا ہے لہٰذا اسے بھی آپ ہی ٹیوشن پڑھائیں۔

کسی پر بوجھ بننا گوارا نہیں تھا۔ مولانا صاحب کی وفات کے بعد اگرچہ بھائیوں نے آپ کا بہت ساتھ دیا لیکن اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ضروری سمجھا۔ اور خود اپنے بچوں کی کفالت کی۔ بڑھاپے میں کمزور تھیں بیمار تھیں۔ اور آپ کے بیٹے جو امریکہ اور جرمنی میں مقیم ہیں چاہتے تھے کہ آپ ان کے پاس رہیں۔ لیکن آپ نے گوارا نہ کیا۔ اور بہت نرمی سے منع کر دیتیں۔ ان کا دل رکھنے کو جاتی بھی تو ایک دو ماہ رہ کر آجاتیں۔

میں اور میری بڑی بہن ان کے پاس اکثر جایا کرتی تھیں۔ ہم اگر کبھی ان کی محبت اور خدمت کی خاطر کچھ کام کرکے دینا چاہتیں تو منع کرتیں۔ کبھی کبھار مجھ سے کچھ کھانا پکوا لیتیں۔ وہ بھی شاید مجھے کھانا پکانا سکھانے کے لئے اور میرے پکائے ہوئے کھانے کی بہت تعریف کرتیں۔ ایک مرتبہ میں نے ان کو کینوس کے کھسہ قسم کے جوتے بنا کر دیئے بہت پسند کئے اور ہر ایک کو دکھاتیں۔ اور کہتیں دیکھو کتنی کاریگر ہے یہ۔

میں اکثر معاملات میں ان سے مشورہ کرنے جاتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے بعض گھریلو حالات اور معاشی مجبوریوں کی وجہ سے ملازمت اختیار کرنے کی بات کی اس وقت میں نے ابھی ایف اے ہی کیا تھا۔ میرے فیصلے کی سخت مخالفت کی۔ اور سمجھایا کہ دیکھو ابھی تمہاری تعلیم نامکمل ہے۔ جیسے بھی حالات ہیں بی اے بی ایڈ کرلو۔ پھر بے شک ملازمت کر لینا۔ میں نے اپنے معاشی حالات کا ذکر کیا تو کہا کہ گھر میں کچھ سینے سلانے کا کام کر لیا کرو۔ اور پھر کسی نہ کسی بہانے کچھ کپڑے وغیرہ سینے کو دے دیا کرتیں۔ جب سی کر دکھاتی تو بہت تعریف کرتیں اور خاموشی سے ایک بند لفافہ انعام کے نام پر تھما دیتیں۔ وہ خود بھی ایک خوددار خاتون تھیں اور دوسروں کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ کبھی کسی کی مدد کرکے اشارے کنائے سے بھی جتانے کی کوشش نہیں کرتی تھیں۔

میری بڑی بہن سے تو ان کا خاص دوستانہ رویہ تھا۔ جلد شادی کی وجہ سے وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکی تھیں۔ شادی کے بعد کچھ عرصہ کے لئے وہ ہمارے پاس آکر رہیں تو والد صاحب نے مشورہ دیا کہ میٹرک کا امتحان دے لو۔ لیکن اُن کی انگریزی انتہائی کمزور تھی۔ ماما نے کہا (ان کے اپنے بچے ہی نہیں بلکہ ملنے والے بھی انہیں ماما ہی کہہ کر پکارتے تھے) کہ میں پڑھا دوں گی۔ باجی کو نہ تو لکھنا آتا تھا اور نہ پڑھنا لیکن ماما کی محنت کی وجہ سے انہوں نے چھ ماہ کے اندر تیاری کر کے میٹرک کا امتحان دیا اور سیکنڈ ڈویژن میں پاس بھی کر لیا۔

ان کی نیک نفسی کی وجہ سے احمدی اور غیر از جماعت سب ان کی بہت عزت کرتے تھے۔ اور ہر وقت آپ کی خدمت کرنے کو تیار رہتے تھے۔ باوجود اس کے کہ میں نے آپ کو بیماری کے باعث گھر سے باہر جاتے نہیں دیکھا۔ لیکن آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر دم کوئی نہ کوئی آپ کی مہمان نوازی سے لطف اندوز ہوتا۔

دل کی غنی تھیں۔ اور اللہ پر توکل رکھتی تھیں کبھی میں نے ان کو پریشان نہیں دیکھا۔ اگرچہ انہوں نے مشکلات والی زندگی گزاری تھی۔ لیکن کبھی شکوہ نہیں کرتی تھیں۔ خود غرضی نام کو نہ تھی۔ اپنے فائدے کی خاطر' دوسرے کا نقصان کرنا پسند نہیں تھا. جس مکان میں آپ بطور کرایہ دار رہتی تھیں۔ وہ آپ کے کسی کولیگ کا تھا۔ آپ کی بڑی عزت کرتا تھا۔ وہ مکان فروخت کرنے لگا تو آپ کافی پریشان تھیں۔ کیونکہ آپ کا ذاتی مکان کسی ایسے کرایہ دار کے پاس تھا جو نہ تو مکان کا کرایہ ادا کرتا تھا اور نہ ہی مکان چھوڑتا تھا۔ اسی لئے سوچا کہ وہی

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

 Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بطروس غالی دستبردار ہوگئے

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی امریکہ کی سخت مخالفت کے بعد اپنے عہدے کی دوسری میعاد کا الیکشن لڑنے سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ امریکہ نے ان کے نام کو سلامتی کونسل میں ویٹو کر دیا تھا۔ جبکہ سلامتی کونسل کے باقی تمام مستقل اور غیر مستقل ارکان نے ان کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

اگرچہ مسٹر بطروس غالی کے حامیوں کے اصرار تھا کہ وہ میدان مقابلہ میں ڈٹے رہیں مگر بالآخر انہوں نے مقابلہ سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا۔ ان کے عہدے کی مدت اس سال کے آخر میں ختم ہونے والی ہے۔

مسٹر بطروس غالی مذہبا عیسائی ہیں ان کا تعلق مصر سے ہے۔ اس طرح سے وہ براعظم افریقہ سے تعلق رکھنے والے پہلے شخص تھے جو عالمی ادارہ کی سربراہی کے منصب پر فائز رہے۔

چونکہ مسٹر بطروس غالی کا تعلق افریقہ سے تھا اس لئے اب افریقی ملکوں کو ہی کہا گیا کہ وہ متبادل امیدوار کا نام پیش کریں۔ چنانچہ غانا' نائیجر موریطانیہ اور آئیوری کوسٹ سے چار امیدواروں نے اقوام متحدہ کی سیکرٹری جنرل شپ کا الیکشن لڑنے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں افریقی اتحاد تنظیم کے سیکرٹری جنرل اور اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل مسٹر حامد الغابد کا نام نمایاں ہے۔ مسٹر حامد الغابد کا تعلق نائیجر اسے ہے اور وہ کئی سال سے مسلمانوں کی عالمی تنظیم اسلامی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل کے عہدہ پر متمکن چلے آ رہے ہیں۔ اگر مسٹر حامد الغابد کے نام پر اتفاق ہو گیا تو وہ عالمی ادارے کی سربراہی سنبھالنے والے پہلے مسلمان ہوں گے۔ خیال ہے کہ مسلمان ممالک کے ووٹ ان کو حاصل ہوں گے۔ چند روز کے اندر اندر اس عہدے کے لئے رائے شماری ہو گی جس کی آخری منظوری سلامتی کونسل دے گی۔

○○○

فاروق عبداللہ پر حملہ

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ اپنے اوپر ہونے والے بم دھماکوں میں بال بال بچ گئے۔ جب سے انہوں نے مقبوضہ کشمیر کے نام نہاد انتخابات کے بعد وزارت اعلیٰ کا عہدہ سنبھالا ہے وہ کشمیری حریت پسندوں کی ہٹ لسٹ پر آچکے ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کے تین مختلف علاقوں میں بموں کے زوردار دھماکے ہوئے جن میں 7۔ افراد ہلاک اور ریاستی اسمبلی کے ممبر یوسف تاری سمیت 60۔ افراد زخمی ہو گئے۔ ان دھماکوں کی جگہ پر مسٹر فاروق عبداللہ نے بھی جانا تھا۔

جمعرات کو حضرت بل کے قریب وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کے جلسہ کے بالکل قریب چنار کے ایک درخت نیچے نصب کی گئی بارودی سرنگ زوردار دھماکے سے پھٹ گئی جس وقت یہ واقعہ پیش آیا اس کے چند منٹ بعد مسٹر فاروق عبداللہ اس راستے سے گزرنے والے تھے۔

بدھ کو کول گام میں بھی جنرل بس سٹینڈ کے باہر جلسہ گاہ میں بارودی سرنگ کا زوردار دھماکہ ہوا۔ اس تقریب سے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے خطاب کرنا تھا۔

دریں اثناء سری نگر کے ایک دانتوں کے ہسپتال میں بم کا زوردار دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجے میں ایک فوجی اہلکار موقع پر ہلاک ہو گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈینٹل ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے دن کے ایک بجے جانا تھا۔ لیکن ان کی آمد سے پندرہ منٹ قبل اس جگہ بم کا دھماکہ ہو گیا۔

چوبیس گھنٹوں میں ان بم دھماکوں سے سیکیورٹی کے اونچے ایوانوں میں سراسیمگی پھیل گئی ہے۔ ریاست کے وزیر داخلہ محمد علی ساگر نے کہا ہے کہ وہ متعلقہ سیکیورٹی افسران کے خلاف سخت کارروائی کریں گے۔

○○○

آنگ سوکئی کی رہائی

برما کی مقبول عوامی لیڈر مادام آنگ سوکئی کو فوجی حکمرانوں نے رہا کر دیا ہے۔ ان کو دو روز کے لئے گھر میں نظر بند کیا گیا تھا۔ حکام نے اب ان کو گھر سے نکلنے کی اجازت دے دی ہے۔ تاہم آنگ سوکئی کی سیاسی جماعت نیشنل لیگ فار ڈیموکریسی کے دفاتر کی ناکہ بندی بدستور جاری ہے۔

مادام آنگ سوکئی نے چند سال قبل ملک کا عام انتخاب جیت لیا تھا۔ مگر فوجی حکمرانوں نے ان کو اقتدار منتقل کرنے کی بجائے ان کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا۔ جہاں وہ کئی سال نظر بند رہیں بالآخر عالمی دباؤ کے نتیجے میں برما کے فوجی حکمران ان کو رہا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مادام سوکئی نے چند ماہ تو احتیاط سے گزارے مگر آہستہ آہستہ انہوں نے پھر سے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ جس پر حکام نے ان کو عارضی طور پر دوبارہ نظر بند کر دیا مادام آنگ سوکئی برما میں جمہوریت کی علامت ہیں۔ ان کی طویل نظر بندی کے دوران ان کو امن کا نوبل انعام بھی دیا گیا تھا۔ جو ان کی بجائے ان کے بیٹے نے وصول کیا تھا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 12- دسمبر 1996ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ سیخ کباب اور سلاد۔
- 3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-11 (دوبارہ)۔
- 4-00 عربی زبان سیکھئے۔
- 4-30 عربی پروگرام قصیدہ۔ نظم۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔
- 6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
- 7-00 درثمین حصہ 20 (دوبارہ)۔
- 7-30 متفرق پروگرام۔
- 8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 عربی زبان سیکھئے (دوبارہ)۔
- 9-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ۔ نظم۔
- 10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-11 (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔
- 12-00 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔
- 1-00 احمدی ٹیلی ویژن لائف سٹائل۔ المائدہ سیخ کباب اور سلاد۔ (دوبارہ)۔
- 1-45 لقاء مع العرب۔
- 2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 4-30 بنگلہ پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
- 6-00 چینی پروگرام۔(۔) اصول کی فلاسفی۔
- 7-00 رات۔ نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-12۔
- 8-00 کوئز پروگرام۔ احمدیت کی تاریخ۔
- 8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 15 (94-4-13) حصہ دوئم۔
- 9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
- 10-00 بوسنین پروگرام۔ جماعت بوسنین احمدیہ جماعت تنچن۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔

جمعہ 13- دسمبر 1996ء

- 12-00 جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبیداللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔ جرمنی 1994ء
- 3-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-12-12 (دوبارہ)۔
- 4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
- 4-30 متفرق پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔
- 7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 15 (94-4-13) حصہ دوئم (دوبارہ)۔
- 8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
- 9-30 متفرق پروگرام۔
- 10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ 96-12-12۔ (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔ خطبہ۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 95-9-22۔
- 1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ عبیداللہ علیم کے ساتھ ایک شام۔ جرمنی (1994) (دوبارہ)۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔
- 3-00 اردو کلاس۔ (دوبارہ)۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 درود شریف اور نظم۔
- 6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ بیت الفضل لندن 96-12-13۔
- 7-15 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-12-13۔
- 8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ کوئز لجنہ منڈی بہاؤالدین بمقابلہ قصور بمقابلہ واہ کینٹ بمقابلہ شاہ تاج۔
- 9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
- 10-00 سواحیلی پروگرام۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔

ہفتہ 14- دسمبر 1996ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
- 1-00 اردو کلاس (نیا)۔
- 2-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
- 2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
- 4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل۔ یو۔ کے۔ لندن 96-12-13 (دوبارہ)۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
- 7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی کوئز لجنہ منڈی بہاؤالدین بمقابلہ قصور بمقابلہ واہ کینٹ بمقابلہ شاہ تاج (دوبارہ)۔
- 8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
- 9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن متفرق پروگرام۔
- 10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔

12-00 دوپہر خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔ از بیت الفضل یو-کے۔ لندن 13-12-96 (دوبارہ)۔

1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔

1-45 لقاء مع العرب۔

2-50 اردو کلاس (دوبارہ)

3-50 بنگلہ پروگرام۔

4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

5-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

5-30 چینی زبان سیکھئے۔

6-00 مجلس سوال وجواب از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (27-12-85)

7-30 رات۔ بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ 14-12-96۔

8-30 ہمارے دوستوں سے ملئے۔

9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔

10-00 عربی پروگرام تشریح کلام الٰہی۔

10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔

11-00 تلاوت-حدیث-خبریں۔

11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ نمبر 6۔

بقیہ صفحہ 3

فزکس کے ماہرین اور سائنس دانوں کے لئے ایک ایسا نایاب موقعہ مہیا کیا جس سے وہ انٹرنیشنل سائنسی کامیابیوں کا علم حاصل کر سکے اور سائنس کے عظیم دماغوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا انہیں موقعہ ملا۔

پروفیسر عبدالسلام کی بڑائی صرف ان کی تعلیمی کامیابیوں کی وجہ سے نہیں ہے اور نہ ہی ان کے نوبل انعام کی وجہ سے بلکہ ان کی اصل بڑائی ان کی کبھی نہ ختم ہونے والی ان کوششوں میں مضمر ہے جو انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کو بڑھاوا دینے کے لئے کیں۔ لیکن پاکستان کے بارے میں ان کے خوابوں کو کبھی تعبیر نہ مل سکی۔ ان کی اپنی مادر علمی پنجاب یونیورسٹی بھی اس جرات کا مظاہرہ نہ کر سکی کہ ان کی عظمت کا اعتراف کرے۔ میں پروفیسر سلام کے ساتھ عمر خیام کے مندرجہ ذیل اشعار سے اتفاق کرتی ہوں جن کو وہ بڑی محبت سے پڑھا کرتے تھے۔

(ترجمہ) اے میری محبت اگر میں اور تم اس تمام افسوس ناک صورت حال کو تبدیل کرنے کے لئے خدا سے سازش کرلیں تو کیا ہم اسے پاش پاش نہ کردیں گے۔ اور اس کے بعد اس کو ایسی حالت میں دوبارہ تعمیر کریں جو ہمارے دلوں کی خواہشات کے عین مطابق ہو۔

(ڈان 4۔ دسمبر 1996ء)

بقیہ صفحہ 3

برادر مظفر احمد کے زیر اثر برادرز۔ مثل امین اللہ اور برادر رفیق اے سلام۔ حبیب شفیق بشیر احمد نے احمدیت کی روح کو سمجھ کر سلسلہ کی قابل قدر خدمت کی اور اگرچہ مجھے صحیح طور پر جماعت ڈیٹن کی موجودہ کیفیت کا علم نہیں مجھے امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے برادر مظفر احمد کی احمدیت کے متعلق تڑپ اپنا رنگ لائے گی اور لا رہی ہو گی۔

برادر مظفر ایک صالح اور مخلص امریکن احمدی تھے۔ جن کی خدمات اور کارناموں کی وجہ سے اللہ نے چاہا تو اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں بھی ان سے فیاضی اور قدر دانی کا سلوک کرے گا۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بقیہ صفحہ 4

میں نے اباجی کو بتایا کہ ڈی سی صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح تہمد اور بنیان میں باہر آ گئے۔ ڈی سی صاحب نے بہت معافی چاہی اور شکوہ کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کے بارہ میں بتایا کیوں نہیں؟ فرمایا "اچھا بیٹوں کے بارہ میں بھی بتایا جاتا ہے؟" غرض اس کے بعد بھی کئی بار ڈی سی صاحب آتے جاتے رہے اور اباجی ان کے ساتھ بچوں کا سلوک کرتے رہے۔

بات حضرت مولوی محمد دین صاحب کی علمیت سے چلی تو کہیں کی کہیں نکل گئی۔ ان کا میدان انگریزی اور بامحاورہ انگریزی تھا۔ ہمارے گھر کے سامنے ہی تو ان کا مکان تھا۔ اکیلے ہی رہتے تھے۔ دفتر اور گھر بس یہی ان کی تگ و تاز تھی۔ ایک دوبار بی اے کے امتحان کے دنوں میں انگریزی کا کوئی محاورہ پوچھنا پڑا تو انہیں تکلیف دی مگر اس تکلیف دہی کے لئے بھی اسی بات کا انتظار کرنا پڑا کہ صبح اپنے دفتر جانے کے لئے گھر سے نکلیں تو ان سے پوچھیں۔ کیونکہ طبیعت میں اس بات کا بہت حجاب تھا کہ دروازہ کھٹکھٹانے پر مولوی صاحب کو دروازہ کھولنے کے لئے آنا پڑے گا۔ ایک ٹانگہ انہیں لینے کے لئے آتا تھا۔ اس میں دفتر جاتے تھے۔ اباجی ربوہ میں ہوتے تو دفتر جاتے ہوئے انہیں اپنی جیپ میں لے جاتے۔

مگر صدر صدر انجمن احمدیہ نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ انہیں لینے کے لئے موٹر بھیجی جائے۔ تانگہ پر خوش تھے۔ عجیب صوفیانہ زندگی کرتے تھے۔ جیسے زندگی اور زندگی کی آسائشوں سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔

ہماری ہی گلی میں مولوی عطا محمد صاحب بھی تھے۔ ایک اور نابغہ' جامعہ میں غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھانے پر مامور تھے۔ ان کا طریق تدریس ایسا تھا کہ جامعہ کے غیر ملکی بچے فر فر اردو بولنے لگتے تھے۔ مولوی صاحب بھی دیہاتی بود و باش رکھتے تھے۔ گھر پر تہمد باندھتے تھے مگر جامعہ میں جاتے ہوئے شلوار کرتا پہن لیتے تھے۔ پاؤں میں وہی دیسی جوتی۔ پگڑی نہیں صافہ سا باندھتے تھے۔ گھر سے نکلتے' ادھر ادھر دیکھے بغیر سیدھے جامعہ کا رخ کرتے۔ ذکر الٰہی کرتے رہتے۔ ایک دوبار انہیں بہ آواز بلند بھی ذکر الٰہی کرتے سنا۔ واپس تشریف لاتے تو گھر میں وہی دیہاتیوں والا لباس پہن لیتے۔ عبادات کے لئے باقاعدگی سے الیسٹ میں جاتے۔ کڑکتی دوپہروں میں بھی' جب چیل انڈا چھوڑتی ہے' مولوی صاحب کو الیسٹ کی طرف رواں دواں دیکھا۔ نسیم سیفی انہی کے صاحبزادے ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

سارا سال نہ بھی دیں اور سیکرٹری مال آپ سے خود آکر ہر ماہ نہ بھی وصول کریں تو یہ کمی سال کے آخری مہینہ میں پوری کی جا سکتی ہے لیکن اگر بچوں کے پروگرام کو طے شدہ اوقات کے مطابق نہ تکمیل تک پہنچایا جائے تو گزرا ہوا وقت کسی قیمت پر واپس نہیں لایا جا سکتا اور بچوں میں جو کمی رہ جائے گی اس کے لئے پہلے سے کئی گنا زیادہ محنت درکار ہو گی تو کیوں نہ آپس میں تعاون کرکے بچوں کی تربیت کو بروقت مکمل کیا جائے تاکہ حضرت صاحب کی منشاء کے مطابق ان بچوں کو دین کی خدمت کے لئے بروقت تیار کیا جا سکے۔

امید ہے کہ والدین اور عہدے داران ان گزارشات کی طرف خاطر خواہ توجہ فرمائیں گے۔

بقیہ صفحہ 5

مکان خرید لیں۔ لیکن آپ اتنی قیمت نہ دے سکتی تھیں جتنی کہ مالک مکان کو مل رہی تھی۔ ایک دن مجھے کہا کہ اگر میں مالک مکان سے کہوں تو وہ مجھے میری خاطر کم قیمت میں بھی مکان دے سکتا ہے لیکن میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے کسی کا نقصان ہو۔ ایسی سوچ رکھنے والے لوگ بھلا آج کے دور میں کہاں ہیں۔ خیر بعد میں آپ کا اپنا مکان جماعت کے ایک بااثر احمدی نے خالی کروادیا اور آپ وہاں شفٹ ہو گئیں۔ اور غالباً وفات تک آپ اسی مکان میں مقیم تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔ اور ان کے بچوں کو صبر عطا فرمائے کیونکہ ماما نے ماں ہو کر باپ کی طرح ان کو پالا۔ تعلیم دلائی اور اپنے قدموں پر کھڑا کیا۔ اپنے پیچھے انہوں نے چار بچے چھوڑے دو بیٹے جن میں ایک امریکہ اور دوسرا جرمنی میں مقیم ہے اور اپنے بیوی بچوں میں خوش ہیں۔ دو بیٹیاں انیسہ وجاہت جو کہ کراچی میں مقیم ہیں اور سب سے چھوٹی بیٹی بشریٰ نیر جو آپ کے ساتھ ہی تھیں۔ بشریٰ سے آپ کو محبت بھی بہت تھی۔ کیونکہ ایک تو وہ سب سے چھوٹی تھیں۔ دوسرے انہیں زندگی میں بہت دکھ دیکھنے پڑے۔ میں اپنے اس مضمون کے ذریعے ان کے سب بچوں سے خصوصاً بشریٰ سے اظہار تعزیت کرنا چاہتی ہوں۔ جب سے ہم لوگ ربوہ شفٹ ہوئے تھے ان لوگوں سے رابطہ کٹ سا گیا تھا۔ اگرچہ ان سے ملنے کو بہت دل چاہتا تھا پر وقت نے موقع ہی نہ دیا۔ لیکن بہاولپور سے جو بھی آتا ماما اور بشریٰ کے بارے میں ضرور پوچھتی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ میں نے ماما جیسی خوددار' باوقار' نیک نفس دعاگو اور متوکل علی اللہ اور مردانہ وار زندگی کا مقابلہ کرنے والی خاتون نہیں دیکھیں' ان کی فطرت اس قدر سادہ اور بے ریاء تھی کہ میں اکثر سوچتی ہوں کہ آج کی اس حریص اور خود غرض دنیا کا مقابلہ انہوں نے کس طرح کیا ہو گا۔

دعا ہے خدا انہیں اپنی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ صفحہ 1

بعض دفعہ لوگ (۔) احسان جتلا کر اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں' بعض دفعہ دکھ کی بات کہہ کر طعن و تشنیع کے ذریعہ اپنی قربانیوں کو ضائع کر رہے ہوتے ہیں اگر آپ تقویٰ کے مضمون کو سمجھیں تو آپ خود ہی اپنی ہر قربانی پر نگران ہو جائیں گے' ہر پہلو سے اس کی حفاظت کریں گے جس طرح ایک مرغی اپنے بچوں کی حفاظت کرتی ہے اسی طرح آپ اپنی ہر قربانی کی حفاظت کریں گے تاکہ تمہاری مالی قربانی جو کچھ بھی ہے اگر وہ کم ہے تب بھی اور اگر زیادہ ہے تب بھی خدا تک پوری کی پوری پہنچے اور صحیح حالت میں پہنچے۔ تو بہرحال بعض لوگ بدقسمتی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی اصل آمد اور نیتوں کو چھپا سکتے ہیں۔

پھر یہ مضمون پھیلتا ہے تو ہر شخص کے پیمانے میں جا کر الگ الگ شکلیں بنا لیتا ہے۔ بعض موصی میں نے دیکھے ہیں ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدا کو حق دیں اور جہاں وہ شک کا معاملہ دیکھتے ہیں وہاں خدا کے خانے میں زیادہ ڈال دیتے ہیں اور اپنے خانے میں کم ڈالتے ہیں یہ تقویٰ پر مبنی ایک طرز عمل ہے جو زندگی کے ہر معاملہ میں ان کے ساتھ چلتا ہے۔ وصیت کے کئی ایسے معاملات میرے سامنے آتے ہیں مثلاً ایک شخص نے اپنی پوری جائیداد میں سے جس قدر حصہ آمد بنتا تھا وہ ادا کر دیا اور اس کے بعد وہ جائیداد فروخت کی تو قیمت زیادہ ملی دفتر وصیت ان کو لکھتا ہے کہ آپ ایک دفعہ جائیداد کی قیمت دے چکے ہیں اب مزید آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں وہ کہتے ہیں کہ نہیں جب ہم نے وصیت ادا کی تھی اس وقت جائیداد دس ہزار کی تھی اب فروخت کی ہے تو بارہ ہزار میں فروخت ہوئی ہے آپ اس دو ہزار میں سے حصہ وصیت لیں اور پھر دے کر ہی چھوڑتے ہیں۔ دس دفعہ مال تجارت کے چکر میں داخل ہو تو دس دفعہ وہ اس کی وصیت ادا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور پھر بھی یہ خوف رہتا ہے کہ کہیں اب بھی ہم نے خدا کا کوئی مال اپنے مال میں نہ رکھ لیا ہو۔ اور اس کے باوجود وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے کوئی ایسی عظیم الشان نیکی کر دی ہے کہ اب ساری عمر جماعت پر احسان قائم رہے گا۔ ایسے لوگ انکسار میں بھی زیادہ ہوتے ہیں اور یہی تقویٰ کی خاص نشانی ہے۔ تقویٰ کی پہچان میں سے یہ ایک پہچان ہے کہ ہر وہ نیکی جو تقویٰ کے ساتھ کی جائے اس کے ساتھ تکبر نہیں آتا۔ مگر ہر وہ نیکی جو تقویٰ سے عاری ہو اس میں لازماً تکبر داخل ہو جاتا ہے۔ یہ اس کی تباہی کی پہلی نشانی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 10 - دسمبر- 1996ء
درجہ حرارت کم از کم 3 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں بینکوں سے نادھندگان کا فیصلہ کرانا قبول نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نااہل وہ لوگ کرنا چاہتے ہیں جن کی خواہش ہے کہ فرشتے ان کا راستہ صاف کریں۔ یہ لوگ ووٹ کے ذریعے اقتدار تک نہیں پہنچ سکتے۔ میں نے کسی کی گائے چوری کی ہے جو مجھے ڈس کوالیفائی کیا جارہا ہے۔ اقتدار تک نہ پہنچ سکنے والے اس "مار" پر لگے ہوئے ہیں سب کو ان کا علم ہے روز اخباروں میں ان کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نگران غیر ضروری بیان بازی نہ کریں۔ معین قریشی بننے کی کوشش بھی نہ کریں اور نہ ہی پیشگی دھاندلی کی۔ ملک میں دو ہزار نادھند ہیں جن میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جن کو بے نظیر نے انتقامی طور پر نادھند بنایا ان لوگوں کے کیس عدالتوں میں ہیں۔ انہوں نے صدر سے اپیل کی کہ ایسے لوگوں کا نوٹس لیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نگرانوں کے بیانات انتخابات سے پہلے دھاندلی میں آتے ہیں۔ معراج خالد ہمیں دوسروں سے نہ ملایا کریں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ وقت تیزی سے ہاتھ سے نکل رہا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ اپیل کے لئے وقت نہیں رہے گا۔ بے نظیر بھٹو کی درخواست سپیکر کی پٹیشن سے پہلے دائر ہو جاتی تو آج صورت حال مختلف ہوتی۔ بے نظیر کیس کے فیصلے کا پھل سپیکر کو بھی ملے گا مگر وہ مصر ہیں کہ ان کی درخواست کی پہلے ضرور سماعت کی جائے۔ عدالت کے معاون مسٹر عبد الحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ سپیکر نے صرف اسمبلی کی بحالی کی استدعا کی ہے۔ حکومت کی بحالی کی نہیں۔ سپیکر کے وکیل مسٹر افتخار گیلانی نے کہا کہ ایسا اس لئے کیا کہ صدر نے اسمبلی نہیں توڑی بلکہ حکومت برطرف کی اس کے نتیجہ میں اسمبلی بھی ٹوٹ گئی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ ہمیں کوئی الجھاؤ نہیں۔ ہم سیاسی آزادی کی بات کریں گے۔

○ مہران بینک کے سکینڈل میں صدر مملکت سمیت تمام سیاستدانوں کو بری کر دیا گیا ہے۔ اس سکینڈل کے بارے میں کمیشن کی رپورٹ اشاعت کے لئے جاری کر دی گئی ہے۔ اس میں بینک کے صدر یونس حبیب پر خورد برد کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ انہوں نے سیاسی حمایت اور تحفظ کے لئے قرضے دیئے۔ نواز شریف فیملی کی پھالیہ شوگر ملز کو سوا کروڑ روپے کا قرضہ یونس حبیب کے زبانی حکم پر دے دیا گیا۔ تاہم تین ججوں نے یونس حبیب پر فوجداری مقدمات درج کرانے سے اتفاق نہیں کیا۔

○ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کارکن حکومت کے منفی رویہ سے بددل نہ ہوں۔ پیپلز پارٹی نے کراچی ڈویژن کے لئے انتخابی حکمت عملی طے کر لی نصرت بھٹو اور نصیر اللہ بابر کو بھی کراچی سے امیدوار بنایا جائے گا۔ بے نظیر کی صدارت میں پارٹی کے تجزیاتی و تحقیقاتی الیکشن سیل کا اجلاس تیسرے روز بھی بلاول ہاؤس میں جاری رہا۔

○ بلوچستان کے نگران وزیر اعلیٰ میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ اگر عوام الیکشن نہیں چاہتے تو خود اس کا راستہ روکیں۔ چاہے اس کے لئے عدالت میں جائیں یا کوئی ذریعہ اختیار کریں۔ انہوں نے بتایا کہ بدعنوان بیوروکریٹس اور سیاستدانوں کے کیس احتساب کمشنر کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔

○ حکومت نے قومی شناختی کارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا سابق حکومت کا آئی بی ایم کے ساتھ کیا گیا سمجھوتہ منسوخ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ وفاقی کابینہ نے تمام زکوۃ و عشر کمیٹیاں معطل کر دی گی ہیں۔ یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ مختلف منصوبوں کے لئے سازوسامان تیار کرنے والوں کو ان منصوبوں کا مشیر نہیں بنایا جائے گا۔

○ گورنر پنجاب خواجہ احمد طارق رحیم نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین کا کام عوام کی خدمت ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ جمہوری سسٹم بچانے کا یہ آخری موقع ہے۔ جس اسمبلی کو کرپٹ کہا گیا ہے صدر خود اس کا حصہ رہے ہیں۔ اگر سب کچھ نگرانوں نے ہی کرنا ہے تو آئندہ اسمبلی کیا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کی نگاہیں عدلیہ پر لگی ہوئی ہیں۔ انتخاب یا احتساب کے سوال پر نگرانوں نے شکوک پیدا کر دیئے ہیں۔ ایک سابق وزیر سمیت چار ارکان اسمبلی کے خلاف بھی ریفرنس دائر کر دیئے گئے ہیں۔ اختر عباس بھروانہ، خواجہ ریاض محمود سہیل ضیاء بٹ اور اختر رسول کے خلاف ریفرنسوں کے لئے مختلف مقدمات بنا دیئے گئے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف گزشتہ روز اپنی جماعت کے پارلیمانی بورڈ کے سامنے پیش ہوئے۔ ان کا انٹرویو کیا گیا جس کے بعد ان کو لاہور کے حلقہ 95 کا ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ان سے سوال کیا گیا کہ مسلم مسلم لیگ میں آپ کا کیا عہدہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسلم لیگ اور عوام کا خادم ہوں

○ تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے کہا ہے کہ اقتدار میں آئے تو آٹھویں ترمیم برقرار رکھیں گے۔ احتساب اور انتخاب کے موضوع پر ریفرنڈم کرایا جا سکتا تھا لیکن بہت دیر ہو گئی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے لاہور کے اخبار فروشوں کو ایک ہزار موٹر سائیکل دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے اخبار فروش یونین کے ٹکا خان کو اپنا مشیر مقرر کرنے کا اعلان کیا۔ اور اخبار مارکیٹ لاہور کے لئے زمین دینے کا اعلان کیا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان کے چیمبر سے خفیہ ٹرانسمیٹر برآمد ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ معزول حکومت نے دو سال سے ٹرانسمیٹر نصب کر رکھا تھا۔ 5 ہزار شخصیات کے ٹیلی فون ٹیپ کئے جاتے تھے۔

○ لاہور ہائی کورٹ میں 8 نئے جج مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ نئے ججوں کے نام یہ ہیں۔ ظفر پاشا، فقیر محمد کھوکھر، راؤ محمد اقبال، شیخ غلام سرور، شیخ امجد۔

○ اکبر بگٹی کے مخالفین کو کروڑوں روپے دینے کا ثبوت سینٹ میں پیش کر دیا گیا۔ سینیٹر بشیر ترین نے سابق وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کے فراہم کئے ہوئے تین چیکوں کے نمبر پڑھ کر سنائے۔

○ طالبان نے افغانستان کے راستے پاکستان اور روس کے درمیان ریلوے اور گیس لائن بچھانے کی اجازت دے دی ہے۔

○ اگر بے نظیر حکومت کو سپریم کورٹ نے بحال کر دیا تو مسلم لیگ (ن) کے ارکان اجتماعی استعفے دے دیں گے۔ نیا سیٹ اپ بنایا جائے گا۔ اور بے نظیر سے مقررہ مدت میں نئے الیکشن کی یقینی دہانی حاصل کی جائے گی۔ اس سلسلے میں صدر مملکت اور مسلم لیگ (ن) کے درمیان سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو 14 دسمبر کو لاہور پہنچیں گی۔ ان کے دورہ سندھ میں توسیع کر دی گئی ہے۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے اعتراف کیا ہے کہ کرپشن کرنے والوں کے خلاف ٹھوس ثبوت نہیں مل رہے۔ قوم ہم سے معجزوں کی توقع نہ کرے۔ عوامی عدالت سب سے بڑا کٹہرا ہے۔

○ مجلس عمل علمائے کرام پنجاب نے مولانا فضل الرحمان کے مقابلے میں الیکشن لڑنے کا اعلان کرنے والی پشتو فلموں کی اداکارہ مسرت شاہین کی حمایت کا اعلان کر دیا ہے۔ مجلس علمائے پنجاب کے صدر قاضی خان عباسی نے مسرت شاہین کو چادر پیش کی۔ اس موقعہ پر دیگر علمائے کرام بھی وہاں موجود تھے۔ جنہوں نے انتخابات میں حصہ لینے پر مسرت شاہین کو خراج تحسین پیش کیا اور بھرپور تائید و حمایت کا اعلان کیا۔

○ نواز شریف خاندان کے صنعتی یونٹ ڈیڑھ ارب کے نادہندہ ہیں۔

Fine Quality
OFFSET PRINTING
with LATEST COMPUTERISED
PROCESSING UNITS
GRAPHIC DESIGNERS
CATALOGUES PRINTERS
ADVERTISERS
DOT & ART
DESIGNERS - PRINTERS
MUGHAL MARKET, RAILWAY ROAD SIALKOT.
FAX:552682

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل : آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور ابٹنہ ، چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ : بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل : بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تحقیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون : 211538

"میاں بھائی"
ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے ضرورت ہے •۔ آفس کلرک عمر 25 تا 35 سال
•۔ گھریلو ملازم (خدمتگار)
پتہ برائے رابطہ : پٹھہ کمانی فیکٹری گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون : 7932514 7932515

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان 212837 گھر : 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

پتہ